ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

CC BY NC

محمد نذیر
پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اردو، جامعہ کراچی
محمد حسن
پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اردو، وفاقی اردو یونی ورسٹی، کراچی
ذوالفقار علی
ایم فل اسکالر، شعبہ اردو، جامعہ کراچی

" شاہد نقوی کی نعت و مناقب کا تجزیاتی جائزہ

Muhammad Nazir
nazirdanishbalti@gmail.com
PHD Scholar , Department of Urdu , University of Karachi
Muhammad Hasssan
PHD Scholar, Department of Urdu, University of Wafaqi Urdu University Karachi
Zulfiqar Ali
MPhil Scholar, Department of Urdu , University of Karachi

Analytical Review of Shahid Naqvi's Naat and Manaqib

Naat, an Arabic term, signifies praise, description, and commendation. In literary terminology, Naat refers to poetic compositions extolling the virtues and praises of the Prophet Muhammad (peace be upon him). The origins of Naat in Urdu poetry trace back to the Deccan region. Early Urdu mystic poems, such as masnavis, often included Naats.Sultan Muhammad Quli Qutb Shah, Urdu's first poet laureate, initiated systematic Naat recitation. His diwan contains over a dozen Naats. Prominent poets like Wali Dakhni, Amir Minai, Mohsin Kakorvi, Jigar Moradabadi, and Maher ul-Qadri followed suit. Among them, Shahid Naqvi, a renowned poet from

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

Karachi, excelled in various forms of Urdu poetry. Shahid Naqvi's works encompass ghazal, nazm, marsiya, salam, qat'ah, ruba'i, Naat, and Manaqib. His notable collections include Nafs-e-Mutmain, Zameer-e-Maslub, Karb-e-Jawadan, Sirat-o-Sabil, Hisar-e-Haram, Kehkashan, and Rumal-e-Zahra. Naqvi's poetry exhibits mastery of poetic skills, continuous improvement, critical consciousness, and logical approach.Naat, Hamd, and Manaqib demand exceptional artistry and skill, which Naqvi possesses. His poetry centers around eternal truths, universal verities, and sincere expressions. Naqvi navigates complex poetic territories with ease, employing subtlety and intellectual depth. His Naats reflect modern style, beautiful expression, profound thought, and boundless devotion.Naqvi's Naats and Manaqib radiate spiritual fervor, exploring themes like Miraj (Prophet's ascension) and its metaphysical interpretations. His poetry transcends mere praise, delving into the depths of human experience and spiritual quest. Through his works, Naqvi solidifies his position as a leading Urdu poet, leaving an indelible mark on the literary landscape

Keywords: *Poetic Practice , Night of Ascension ,Critical Consciousness,Two Bow Lengths,The Ladder of Ascension ,Praise Poetry ,Elegy, Salutation , Quatrain , Fragment ,Thresholds,Logic*

کلیم آلِ عبا شاہد حسین نقوی اکیسویں صدی کے معروف رثائی ادب کے شعراء میں سے ہیں۔ آپ کا تعلق کراچی کے ایک معزز علمی و ادبی گھرانے سے ہیں اور شعر و سخن کی صلاحیتیں آپ کو اپنے خاندان سے ورثے میں ملی تھی کیونکہ آپ کے داد ،والد اور چچا اردو اور فارسی کے بڑے قد آور شعراء میں سے تھے۔اس وجہ سے آپ نے بھی انہی شعری ماحول سے متاثر ہو کر شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا۔ آپ نے اردو کے جملہ تمام شعری اصناف میں طبع آزمائی کی اور ہر صنف میں اپنی ایک الگ، منفرد شناخت قائم کیں ان میں غزل ،حمد ،نعت ،منقبت ،سلام ،مرثیہ ،قطعات اور رباعیات وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ شعر و سخن کی مختلف اصناف میں آپ کی درجن سے زائد مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں ۔نعت گوئی اور مناقب پر آپ کے دو خوب صورت مجموعے منظر عام پر آئے ہیں اور دونوں مجموعے نے قارئین سے خوب داد وصول کیے ہیں۔ان میں حصار حرم اور صراط و سلسبیل شامل ہے۔یہ دونوں شعری مجموعے نعتوں اور مناقب پر مبنی ہے ۔اردو کے معروف شعراء کی طرح موصوف نے بھی انتہائی خوب صورت اور عقیدت سے بھرپور نعت اور مناقب میں طبع

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

آزمائی کی ہے۔ نعت میں شاعر انتہائی عقیدت اور خلوص و جذبات کے ساتھ حضور اکرم کے اوصاف، کردار، افکار، احوال ،اشغال، عادات و معاملات، سخاوت، عفو و درگزر وغیرہ بیان کرتے ہیں۔ نعت کی تعریف مختلف محققین نے مختلف انداز میں کی ہے۔

" نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی وصف و خوبی اور تعریف و توصیف کے ہیں۔ لیکن عُرفِ عام میں نعت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناو ستایش اور تعریف و توصیف بیان کرنے والی منظومات کو کہا جاتا ہے۔ یوں تو نعت کا لفظ مستقل ایک موضوع یا مضمون کا احاطہ کرتا ہے اور جب یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو وہ تمام خزائن اور ذخائر مراد ہوتے ہیں جو حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب، شمائل و خصائل، اخلاق و کردار، تعریف و توصیف اور مدح وثنا پر مشتمل ہوتے ہیں۔" [1]

نعت کے اصطلاحی معنوں کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر عبد المجید سندھی نے بھی اپنے خیال کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے کہ:

"نعت کے معنی ہیں 'خوب صورت وصف' یعنی کسی کی خوبیاں بیان کرنا لیکن اب نعت مستقل اصطلاح کی صورت اختیار کر چکا ہے اور اس کے معنی ہیں آں حضرت ﷺ کی ثنا اور وصف بیان کرنا" [2]

نعت نگاری کے حوالے سے ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی نے یوں تحریر کیا ہے کہ:

"نعت ایک موضوع کا نام ہے اس کے لیے کوئی خاص صنف، فارم یا ٹیکنک نہیں ہے اسے غزل، مثنوی، مسدس، مخمس، رباعی، قطعہ وغیرہ کسی بھی صنف میں لکھا جا سکتا ہے۔ نعت کا موضوع مخصوص نہیں بہت ہی وسیع ہے"۔ [۳]

رسالہ نقوش میں عبد الکریم ثمر نعت کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں کہ:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

"نعت نہایت مشکل صنف سخن ہے نعت کی نازک حدود کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کی آفاقیت قائم رکھنا آسان کام نہیں۔ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ و سلم کی شانِ اقدس میں ذرا سی بے احتیاطی اور ادنا سی لغزشِ خیال و الفاظ ایمان و عمل کو غارت کر دیتی ہے"۔[4]

نعت نگاری کے لیے کوئی خاص ہیئت مختص نہیں ہے نعت کسی بھی ہیئت میں لکھی اور کہی جاسکتی ہے۔ مثلاً: مسدس، مخمس، مثنوی، قطعات، رباعیات، مثلث، اور ہائیکو کی صورت وغیرہ۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے تمام قدیم اصناف کا آغاز دکن سے ہوا۔ اردو کی قدیم مثنویاں اس کی بہترین مثال ہیں ۔ ان مثنویوں میں جا بجا نعتیہ موضوعات کی کوئی نہ کوئی مثال مل ہی جاتی ہیں ۔ نویں صدی سے لے کر گیارہویں صدی تک دکنی مثنویوں میں اردو نعت کا ایک شاندار ماضی ملتا ہے اور یہ سلسلہ دور قدیم سے دور جدید تک چلا آرہا ہے۔ ڈاکٹر سعیدہ پٹیل کی کتاب کے مقدمے میں پروفیسر عبدالستار دلوی اردو کے دکنی ادب میں نعت گوئی کی ابتدا اور اس کی تاریخ سے متعلق کچھ یوں گویا ہیں کہ:

"اردو ادب میں دکنی عہد کی قدیم ترین مثنویوں میں نعت گوئی کا رواج پایاجاتا ہے۔ نویں صدی ہجری / پندرھویں صدی عیسویں میں فخر دین نظامیؔ نے اپنی مثنوی 'کدم راؤ پدم راؤ' میں نعتیہ اشعار کہے ہیں ۔ دسویں صدی ہجری، سولھویں صدی عیسوی میں گجرات کے مشہور صوفی شاعر خوب محمد چشتیؔ نے 'خوب ترنگ' اور اس کی شرح 'امواج خوبی' تصنیف کی۔ اس کے بعد مثنویوں میں حمد کے ساتھ ساتھ نعت اور منقبت لکھنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ گیارہویں صدی ہجری میں ملاّ وجہیؔ اور ملاّ نصرتیؔ کے علاوہ سبھی شعرا نے نعت نگاری پر قلم اٹھایا۔ یہ سلسلہ عہد قدیم سے انیسویں صدی کے اواخر تک جاری ہے اور تقریباً ہر شاعر نے چاہے وہ غزل گو رہا ہو چاہے مثنوی نگار، نعت گوئی کے دلکش نمونے یادگار چھوڑے ہیں"۔[5]

پروفیسر عبدالستار نے اس مقدمے میں دکنی شاعری کے قدیم دور سے لے کر عہد حاضر کی شاعری تک نعت لکھنے کے رجحان اور نعت کے شعری نمونوں کو سامنے لایا اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ نعت کی ایک روایت محسن کاکوری پہ ختم ہوتی ہے اور دور جدید کی نعت کا آغاز ۱۸۵۷ء کے بعد کی شاعری سے ہوتا ہے۔ جس میں حالی، شبلی، نظم طباطبائی، ظفر علی خان اور علامہ اقبال کے نام نظر آتے ہیں۔ ان کے علاوہ جن شعرء نے اس فن میں طبع آزمائی کی یا کر رہے ہیں ان میں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

مشہور اور مقبول نام امیر مینائی، محسن کاکوروی، جگر مرادآبادی، حفیظ جالندھری، ماہر القادری، مظفر وارثی، اعجاز رحمانی، ساجد صدیقی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

انھی معروف نعت گو شعراء میں سے ایک اہم نام شہر قائد کراچی کے عظیم شاعر شاہد نقوی کا بھی ہیں۔ آپ شہر قائد کے معروف مرثیہ نگار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک منفرد و معروف نعت گو اور منقبت گو شاعر بھی رہے ہیں اور نہ صرف کراچی بلکہ پورے پاکستان میں آپ کی نعتیہ اور مناقب کے اشعار زبان زد خاص وعام ہے۔شاہد نقوی کی ادبی ، شعری اور سماجی خدمات کے علاوہ ان کی بلند فکر شاعری اور رثائی خدمات سے برصغیر پاک و ہند کے ادبی حلقے بخوبی آگاہ ہیں ۔ ان کو ایک مجلس میں نو تصنیف مرثیہ پیش کرنے کے بعد علامہ طالب جوہری نے کلیم آل عبا کا خطاب دیا اور بلا شبہ وہ اسی کے مستحق تھے۔ شاہد نقوی کی قادرالکلامی اور بساط شعر پر مضبوط گرفت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ہاں اصناف کا تنوّع اور موضوعات کے رنگ کس حد تک اس کی مشاق فطرت کی گواہی پیش کرتے ہیں ۔کسی ایک صفت کو پکڑ کر اس کے دائرے میں گھومتے رہنا اور ایک جہاں سے کئی جہاں تخلیق کرنا آسان نہیں ہے لیکن بڑے شاعر کو اپنے بیان کے لیے ہمیشہ وسعت درکار ہوتی ہیں ۔ شاہد نقوی کی شاعری ایک بڑے شاعر کی بصیرتوں ، فطری رویوں اور فنی کمالات کی آئینہ دار ہے۔ نصف صدی سے زائد عرصے کی فکری و فنی ریاضت مشق سخن ہی نہیں بلکہ ان کی بالیدہ فکر اور روشن بصیرت وحُسنِ ہزار شیوہ کی لطافتیں بھی آشکار کرتی ہے ۔ جذبے اور فکر کی اہمیت اور خوش سلیقگی نے ان کی شاعری کو آئینۂ شش جہت بنا دیا ہے۔آپ کی مدحیہ کلام میں رِفعت فکر، نزاکتِ خیال اور مضامین کا تنوع پوری تخلیقی قوت اور بھرپور شعریت کے ساتھ موجود ہے اور اس امر کے شواہد فراہم کرتا ہے ۔ مدحیہ نظموں میں بیشتر مقامات پر تردید ہ مناظرے کی کیفیت نظر آتی ہیں ۔ خصوصاً مطلق العنانیت کے مفادات کے سائے میں لکھی گئی تاریخ کو قبول کرنے سے انھوں نے واشگاف الفاظ میں انکار کیا ہے۔ان کے ہاں نعت گوئی کا جدید انداز خوبصورت لہجے میں ڈھل کر جہاں فکر و آگہی کی منزلوں کو چھونے کا پتہ دیتا ہے وہاں بے پایاں عقیدت و محبت کا اعلان بھی ہے۔ معراج کاواقعہ شعری کے ہاں آج بھی مقبول موضوع ہے ایک شاعر کے لیے یہ واقعہ عشق کی انتہا اور عاشق و معشوق کی قربت کی عمدہ مثال ہے۔شاہد نقوی کی سادہ بیانی، جوش، عقیدت اور طرزِ ادا نے معراج کے واقعے کو خوب رنگ دیا ہے۔ شعر ملاحظہ کیجیے:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

"اب کون جا کے بات کرے گا خدا کے ساتھ
وہ مصطفی کی بات گئی مصطفیؐ کے ساتھ
معراج صرف رسمِ ملاقات ہی نہیں
یہ ابتدا کا ربط بھی ہے انتہا کے ساتھ[6]"

شاعر کے ہاں نعت گوئی کا یہ خوب صورت اندازان کے خوب صورت لہجے میں ڈھل کر جہاں فکر و آگاہی کی منزلوں کو چھولیتا ہے وہاں حضوراکرم ؐ کی ذات اقدس سے بے پایاں عقیدت و محبت کا اعلان بھی ہے ۔ وہ سرشاری کی کیفیت میں ڈوب کر نعت کہتے ہیں۔ انھوں نے حضور ﷺ کی ثنا خوانی میں آپ ؐ کے جو اوصاف بیان کیے ہیں انھیں زندگی کی حقیقتوں سے ہم آہنگ دکھانے کے ساتھ ساتھ قرآن و احادیث کے اُن مضامین کو خاص طور پر واضح کیا ہے جن سے عظمتِ رسول کے اظہار کے ساتھ ساتھ تعمیرِ حیات کے ساماں بھی پیدا ہو سکیں۔ آپ نے حضور ؐ کے اسوۂ حسنہ کو دنیا کے سامنے اس طرح سے پیش کیا کہ کار حیات کے لیے حضورؐ کا نام لے کر سرفروشی کی تمنا ہر مسلمان کے دلوں میں جاگ اٹھے اور آپ ہی کی پیروی میں زندگی بسر کرے۔

"شب معراج کھلا راز کی قوسین تلک
کوئی منزل ہی نہیں بہر بشر نا ممکن
جس کے آنگن سے ہوا مہر رسالت کا طلوع
دہر میں اور ہو ایسا کوئی گھر ناممکن[7]"

آپ اپنے اشعار میں حضور ﷺ کی سیرت کا نقشہ اور ان کی محاسن کی تصویر بڑی عقیدت و کمال سے کھینچتے ہیں ۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

"جبینِ شوق ہے سجدے میں ہوں آپ کا در ہے
زمین پر ہیں قدم نقشِ قدم عرشِ بریں پر ہے
محمد تک پہنچ جاؤں تو گویا عرش تک پہنچا
محمد سے خدا بس دو کماں کے فاصلے پر ہے"[8]

شاعر لکھنوی نعت کی وضاحت کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ:

" نعت گوئی حضور ﷺ کی عقیدت و محبت کے عمیق اور بیکراں جذبوں کو نقش، فریادی کی طرح کاغذی پیرہن میں سجانے کا عمل ہے۔"[9]

شاہد نقوی کی عقیدتوں کا محور جنابِ رسالت مآب اور اہل بیت و آئمہ اطہار ؑ ہیں۔ حضور ؐ اور اہل بیت کے ساتھ ان کی عقیدت و محبت لازم و ملزوم ہے ۔آپ نے متعدد نعتیں کہی ہیں اور ان نعتوں میں وہی مضامین پیش کیے ہیں جو اصلاحی اور مقصدی نقطۂ نظر پر پورا اُترتے ہیں ۔ موضوع کی مناسبت سے وہ ایسا اسلوب اختیار کرتے ہیں کہ نعتیہ مضامین عام فہم، سادہ اور واضح شکل میں سامنے آئیں جس کی وجہ سے ان کی نعتوں میں اثر آفرینی کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔

"کس کے لہجے میں حق نے بات ،کی شب معراج
بات تو ہوئی ہوگی ، کیا ہوئی خدا جانے
آپ خلقت اول آپ مرسل آخر
کس نے ابتدا دیکھی ،کون انتہا جانے"[10]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ان کی نعتوں میں بیان کی گرمی ، زود اور روانی ، فطری اور خداداد ہے ۔شاہد نقوی نے نعتوں میں جو زبان استعمال کی ہے وہ نہایت شستہ اور نکھری ہوئی ہے ،لہجے میں نرمی اور بیان میں ذات حتمی مرتبت ؐ سے عقیدت و محبت کے والہانہ جذبے کا پُر خلوص احساس نمایاں ہے نظم قاب قوسین سے یہ بند ملاحظہ کریں:

"پھر تو یہ دعویٰ کہ خالق نہیں محدود غلط
ذات اس کی کسی حد پر نہیں مسدود غلط
پھر محمدؐ کی رسالت کا بھی مقصود غلط
ساری کونین میں یہ نور ہے موجود غلط

قاب قوسین تو پیمانہ ہے خود حد کے لیے
ایک نقطہ ہے رب ایک محمد کے لیے"[11]

مزدور شاعر احسان دانش نعت کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں کہ:

"نعت حضور ﷺ کی سیرت زندگی کا بیان ہے جس میں امت سے ان کی محبت اور شفقت کے علاوہ ذات و صفات کے محاسن اور ان سے والہانہ عشق کا اظہار ہوتا ہے۔"[12]

آپ واقعۂ معراج کے ساتھ عظمت ِ انسان کا تصور وابستہ کرتے ہیں۔ وہ انسان جو آدم ؑ کی صورت میں آسماں سے زمیں پر آیا اور حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کی صورت میں دوبارہ عرشِ بریں پر پہنچا۔ یہ اعلیٰ ترین مقام ملائک کے نصیب میں بھی نہیں ۔ آپ کے نزدیک یہ معراج انسان ہی کی نہیں بلکہ زمیں کی معراج بھی ہے، وہ زمین جسے سب سے پہلے حضرت آدم ؑ کے قدموں نے فیض یاب کیا مگر حضور ﷺ کی قوتِ قدسیہ میں نے آسمان سے ملا دیا۔ یہ انساں کی اپنی اصل کی طرف مراجعت ہے ۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

"پہنچا ہے سر عرش وہ اک خاک نشیں بھی
خود جس کے قدم چومتا تھا عرش بریں بھی
سدرہ سے بھی آگے تھی اس انسان کی منزل
تھرا کے جہاں گئے جبریل امیں بھی"[13]

ان کے نعتیہ کلام پڑھ کر روح کو تسکیں ملتی ہے۔ تقدس محمد کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے لفظوں کا استعمال بڑی خوبی کے ساتھ کیا ہے۔ آپ کی نعتوں میں بھی تفکر، مسائل اور ان کے حل کے ساتھ ساتھ دلائل بھی ملتے ہیں۔

"دین ،قرآن ،خدا سب یہ معمہ تھے مگر
ایک سچے نے کہا آگیا لوگوں کو یقیں"[14]

نعت کے حوالے سے نامور محقق رئیس امروہوی یوں لکھتے ہیں کہ:

"نعت گوئی جس قدر مقدس فن ہے اتنا ہی مشکل فن بھی ہے کیوں کہ یہاں شاعر کو پروازِ تخیل میں بار بار آدابِ رسالت کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے"۔[15]

شاہد نقوی کی نعتوں میں استعارات، محاورات اور ضرب الامثال بھی بہت خوب صورت طریقے سے استعمال کیے ہیں۔

"روک لے پلکوں پہ شاہد اپنے آنسو روک لے
یہ نگینے ہیں نبی کے آستانے کے لیے"[16]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

نعت گوئی کے بعد شاہد نقوی کا خاص میدان منقبت نگاری ہے۔ یہ ایک الگ صنف سخن ہے اور موضوعی اعتبار سے جدید طرز کی آئینہ دار ہے ۔ اس میں دیگر اصناف کے برعکس ہیئت کی پابندی نہیں البتہ ممدوح کے ساتھ عقیدت ، محبت اور شیفتگی بنیادی شرط ہے جس کے بغیر منقبت نہیں کہی جا سکتی۔ان کی عقیدتوں کا محور جنابِ رسالت مآب ﷺ اور اہلِ بیتؑ کے ساتھ عقیدت و محبت ہے۔ اہل بیتؑ کے ساتھ محبت کا اظہار کیے بغیر حضورؐ سے عقیدت کا دعویٰ بے معنی ہے۔

مجموعے میں شامل منقبتیں جذبہ و خلوص ، محبت و مودت اور جوش و ولولے کے ساتھ ساتھ سے بے پناہ عقیدت کی مظہر ہیں۔حضرت علی ؓ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہوئے ان کے فروش ِ قلم عروج پر دکھائی دیتا ہے جذبے اور احساس کی شدت فزوں تر ہے اور معتقدات کی حرارت دل کو پگھلا دیتی ہے۔

"ذکرِ علیؑ کے جرم میں دنیا قید کرے مصلوب کرے
ہاں یہ جرم تو ہم کرتے ہیں اور اس پر اصرار بھی ہے
میرا قلم ہے صلح کا پرچم ،صلح کا پرچم رہنے دو
وقت پڑا تو اس پرچم میں شعلہ بھی تلوار بھی ہے"[17]

منقبت نگاری بھی شاہد نقوی کا ایک اہم اور پسندیدہ صنف ہے ۔ منقبت موضوعی اعتبار سے ایک الگ طرزِ احساس کی آئینہ دار ہے ۔ اس میں دیگر اصناف کے برعکس ہئیت کی پابندی نہیں البتہ ممدوح کے ساتھ عقیدت ، محبت اور شیفتگی بنیادی شرط ہے جس کے بغیر منقبت نہیں کہی جا سکتی ۔ایمانِ ابو طالب کے موضوع پر یہ اشعار ملاحظہ کریں:

"عمراں کو کافر کہہ بیٹھے تحقیق ِ صداقت سے پہلے
جیسے کوئی مومن تھا ہی نہیں سرکار کی بعثت سے پہلے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

قرآن کو کافی کہتے ہو اُس شخص کو کافر کہتے ہو
آیات نے جس کے لب چومے تنزیل کی ساعت سے پہلے"[18]

حصارِ حرم میں شامل منقبتیں جذبہ و خلوص ، محبت و مودت کااور بے پایاں عقیدت کا اظہار ہیں۔آپ کے ممدوحینِ خاص میں حضرتِ ابو طالب، حضرتِ خدیجہ کبرا، حضرتِ علیؑ، حضرت فاطمۃ الزہراؑ، حضرت امام حسنؑ ، حضرت امام حسینؑ اور دیگر اہلِ بیت و اطہار شامل ہیں ۔ ان بزرگ ہستیوں کے بارے میں قلم اٹھاتے ہوئے آپ لفظ نہیں لکھتے بلکہ موتی پروتے ہیں ۔ ہر ایک کا مقام و مرتبہ اور شان فضیلت ان پر پوری طرح روشن ہے چناچہ الفاظ کے چناؤ اور عقیدت کے اظہار میں ایک خاص نقطے پر احتیاط برتی ہے۔عقیدت و محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ واقعات و روایات کی صداقت کو قائم رکھا جائے اس لیے آپ کے ہاں روایات کی صداقت کو جذباتیت کے بجائے معروضیت اور منطقیت کے ذریعے پرکھنے کا عمل موجود ہے ۔

"نبیؐ کرتا ہے خود تعمیل فرمانِ ابو طالب
یہ ہے معیار ایماں کا یہ ہے شانِ ابو طالب
ہے اولاد علیؑ و فاطمہ آل نبیؐ شاہد
گلستانِ محمدؐ ہے گلستانِ ابو طالب"[19]

اردو اصناف ادب میں عطاالرحمن نوری منقبت کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں کہ:

"لفظ منقبت حضرت علیؑ کی تعریف میں لکھے ہوئے اشعار کو کہا جاتا ہے۔مگر عرف عام میں اشعار کے ذریعے برگزیدہ شخصیت کی تعریف کرنے کو منقبت کہتے ہیں۔"[۲۰]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

مولائے کائنات حضرت امام علی ؑ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہوئے آپ کا جوشِ قلم عروج پر دکھائی دیتا ہے ۔ جذبے اور احساس کی شدت فُزوں تر ہے اور معتقدات کی حرارت دل کو پگھلا دیتی ہے ۔

"اہلِ ولا کو ذکرِ علی ؑ سے بندشِ لب کیا روکے گی
ممکن ہو تو ذہن بدل و جذبوں کو زنجیر کرو

دستِ علیؑ پر بابِ خیبر یوں تو سمجھنا مشکل ہے
پہلے خود اپنی کم نظری کے خیبر کو تسخیر کرو"[۲۱]

انھوں نے امام علی ؑ کی مدح سرائی کرتے ہوئے سادہ اور آسان لفظوں کا استعمال بہت ہی خوب صورتی کے ساتھ کیا ہے ۔شاہد نقوی ذکر اہل بیت میں جذبات اور عقیدت کی ترفیع کا پورا دھیان رکھتے ہیں۔ عقیدت کا وفور بعض اوقات فشارِ جذبات میں مبتلا کر دیتا ہے جس میں حدِ ادب سے نکلنے کا احساس ہوتا ہے،مبالغہ یہیں سے راہ پاتا ہے اور عقیدتوں کو بے ثمر بنا دیتا ہے لہذا شعوری سطح پر اس امر کا دھیان رکھنا چاہیے کہ عقیدت کو جذباتیت کی نذر نہ ہونے دیا جائے اور عقیدت و محبت کے خلوص و محبت اور سچائی کی ایک ایسی رچی بسی کیفیت ہو کہ خود قاری جس رچاؤ میں جذب ہوجائے۔

حضرتِ فاطمۃ الزہراؑ کی منقبت میں بھی ایسے ہی دل پذیر اور اثر انگیز اشعار لکھے گئے ہیں ۔

"چشمِ حسینؑ میں ہے جذب بنتِ رسولؐ کی نگاہ
عکس سدل بتول ہے منظر کربلا نہیں"[۲۲]

نظم 'خدا آثار' میں امام علیؑ کے علم لدُنی اور حلم باطنی کا ذکر ملتا ہے جس میں ان کے وجود کو بتوں کی نابودی کہا گیا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

"نظر کی آخری حد تک ہیں بتُ کدے رقصاں
کہاں یہ چھیڑ دیا ذکرِ حیدرِ کرار
زہے جلالت و تو قیر حیدرؑ کرار
نبیؐ نظیر صفاتِ خدا کا آئینہ دار"[۲۳]

شاہد نقوی نے جہاں مناقب میں اہل بیت کی مدح سرائی کے ذریعے بڑا نام کمایا ہے وہی انھوں نے قصائد میں بھی اہل بیت کی مدح وثنا بیان کیا ہے۔ آپ نے بے شمار قصائد و مناقب کہے ہیں آپ کے قصائد و مناقب میں اسلامی رجحان موجود ہیں جس کی بنیاد یہ ہے کہ محمد و آل محمد ﷺ کو قابل تعظیم سمجھتے ہوئے انھیں دین و دنیا میں رہبر مانتے ہیں اور ان کے اعمال وافعال کو لائقِ تقلید مانتے ہیں۔ شاہد نقوی کے کے ہاں دو قسم کے قصائد ملتے ہیں ایک صنفی اور دوسرا موضوعاتی، صنفی میں وہ معتبر اسلامی شخصیات کی سیرت و کردار کے محاسن بیان کرتے ہیں۔

"ہر مشکل میں دافعِ مشکل پرچم حیدرؑ آج بھی ہے
دونوں جہاں میں قوم کا رہبر قوم کے سر پر آج بھی ہے"[۲۴]

قصائد کی دوسری قسم موضوعاتی قصیدے کی ہے جن میں کوئی موضوع لے کر استدلالی انداز سے اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے "شکستِ ساز" میں انھوں سے نہایت خوبصورت موضوع اپنایا ہے کہ پوری دنیامین غنودگی کا عالم ہے اور ہماری زندگی میں کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سہارے کی تلاش میں آپ نئے نئے خدا تراشنے والوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ خدا کا خوف کرو کہ وہ تخیل کا تراشا ہوا کوئی پیکر اسرابِ تخیل نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے اور خدا چراغ راہ نہیں منزل آخر ہے۔

"حیاتِ جہد، مسلسل کے اس تلاطم میں
قدم قدم پہ سہارا تلاش کرتے ہیں"[۲۶]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

شاہد نقوی کی شاعری روح عصر کی دریافت کی شاعری ہے جو ان کی ہر تخلیق سے عیاں ہوتی ہے لیکن اس اضافے کے ساتھ وہ روح عصر میں بھی ابدی اور آفاقی قدروں کی تلاش میں رہتی ہے۔

"محبت نام ہے روحوں کے مل کر سانس لینے کا
فقد الفاظ سے عہدِ وفا محکم نہیں ہوتا"[۲۶]

اصناف سخن اور شعری ہئیتیں میں شمیم احمد منقبت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"ایسے اشعار جن میں چہاردہ معصومین کی تعریف کی گئی ہو، منقبت کہتے ہیں"[۲۷]

شاہد نقوی کو نظم نگاری پر بڑی قدرت حاصل ہے جہاں اس نے آئمۂ اطہار یا انبیائے کرام کی مدح کی ہے وہ نہ قصیدے کا پیکر لیے ہوئے ہے نہ منقبت کا بلکہ اس میں نظم کا وہی تسلسل وہی جذیات نگاری وہی غیر مردف اشعار کی ترکیبیں اور آخر میں نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

"وقت کے صحرا میں انساں کا سفر ناکمل نارسانا معتبر
منزلِ آخر نظر کی حد سے دور اور پایہ فکر مجبورِ سفر"[۲۸]

امامِ مظلوم حضرت امام حسینؑ سے لے کر امامِ زمانہ تک شاہد نقوی نے آئمہ اطہارؑ اور آلِ محمدؐ کی توصیف و مدحت کا حق ادا کر دیا ہے۔ تکرارِ مضامین اور گریز کے نئے انداز سے بات کہنے کی کوشش کی ہے۔ سارے کلامِ شعریت کو نکتہ و مقام کے اعتبار سے برقرار رکھا ہے۔ مظلومِ کربلا امام حسینؑ کی مدح میں کہا ہوا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

"صناعِ کن کی صنعتِ کامل حسینؑ ہیں
تخلیق کے شعور کا حاصل حسینؑ ہیں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

فکرِ بشر کی آخری منزل حسینؑ ہیں
اسلام کا دھڑکتا ہوا دل حسینؑ ہیں

وہ جس نے زندگی کا قرینہ سکھا دیا
یوں جان دی کہ لوگوں کو جینا سکھا دیا"[۲۹]

شاعری کی جملہ تمام اصناف میں شاہد نقوی نے طبع آزمائی کی۔ چاہیے وہ غزل، ہوں یا قصیدہ، مرثیہ، سلام یا نظم ،موصوف کے دائرہ سخن میں آکر اعتبار حاصل کرتی ہے اور نکھارنے والی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ ان کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے خالص مذہبی اصناف سخن میں بھی غزل کے رموز و علائم پیدا کر کے اس اعلی درجے کی شعریت کو نمایاں کیا ہے۔ ان کی شاعری میں بصیرتوں، فکری رویوں اور فنی کمالات کی آئینہ دار ہے۔ یہی جذبہ اور فکر کی اہمیت اور خوش سلیقگی نے ان کی شاعری کو آئینہ شش جہات بنا دیا ہے۔ جس میں ان گنت جہان اور کائناتیں عکس ریز ہوتیں اور چشم حیرت شعار میں نادیدہ منظروں کے ساتھ ساتھ ہجوم کرتی ہیں۔ فنی اعتبار سے شاہد نقوی کی کامیابی اس بات میں ہے کہ وہ سچے اور توانا مصرعے لکھ سکتے ہیں۔ چونکہ بنیادی طور پر ان کا مزاج کلاسیکی ہے لہذا ان کے فن میں نظم وضبط، توازن اور تناسب کا احساس ملتا ہے۔ شاعری کے جس صنف کے حوالے سے بھی دیکھیے شاہد نقوی کا نام سب سے جدا اور منفرد نظر آئے گا۔ چنانچہ کلاسیکل موضوعات کو نئے اہنگ و آواز کے ساتھ برتنے والے اردو ادب کے عظیم شاعر شاہد نقوی کے دیگر ادبی گوشوں پر مستقبل قریب میں اعلی درجے کی تحقیق ہو گی اس سے شاعری کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی کے پیچ و خم کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ لفظ و معانی اور شعری روایت کا ایک جہاں آباد ہو گا۔

حواشی:

.۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، اصناف ادب، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳، ص 125

۲۔ ماہنامہ، اوج، نعت نمبر، جلد دوم، لاہور، گورنمنٹ کالج شاہدرہ، ۱۹۹۲، ص ۵۶۵

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

۳۔ عبد النعیم عزیزی، ڈاکٹر، رضا گائڈ بک، برطانیہ، رضا اکیڈمی، اشاعت، ندارد، ص ۲

۴۔ ماہنامہ، نقوش، رسول نمبر، لاہور، فروغ ادارہ پاکستان، ۱۹۸۵، ص ۲۴

۵۔ سعیدہ پٹیل، ڈاکٹر، قصیدہ بردہ، ممبئی، اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ۲۰۱۵، ص ۱۰

۶۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰ ص ۴۳

۷۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۳۹

۸۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۴۲

۹۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، نعت اور آداب نعت گوئی، ناشر ندارد، ص ۳۸

۱۰۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۴۰

۱۱۔ نقوی، شاہد، صراط و سلسبیل، پاکستان، انٹر نیشنل حسینی آرگنائزیشن، ۱۹۹۲، ص ۲۸

۱۲۔ احسان دانش، نعت اور آداب نعت گوئی، ص ۶۷

۱۳۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۴۵

۱۴۔ نقوی، شاہد، صراط و سلسبیل، پاکستان، انٹر نیشنل حسینی آرگنائزیشن، ۱۹۹۲، ص ۴۶

۱۵۔ جاوید اقبال، ڈاکٹر، نعت اور آداب نعت گوئی، ص ۳۸

۱۶۔ نقوی، شاہد، صراط و سلسبیل، پاکستان، انٹر نیشنل حسینی آرگنائزیشن، ۱۹۹۲، ص ۴۸

۱۷۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۷۹

۱۸۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۶۳

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

۱۹۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۶۱

۲۰۔ عطاالرحمن نوری، اردو اصناف ادب، رحمان پبلی کیشنز، ۲۰۱۶، ص ۱۴

۲۱۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۷۷

۲۲۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۱۰۴

۲۳۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۹۰

۲۴۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۸۳

۲۵۔ نقوی، شاہد، صراط و سلسبیل، پاکستان، انٹر نیشنل حسینی آرگنائزیشن، ۱۹۹۲، ص ۱۳۰

۲۶۔ نقوی، شاہد، حصار حرم، کراچی، القائم پرنٹر ناظم آباد، ۲۰۰۰، ص ۸۴

۲۷۔ شمیم احمد، اصناف سخن اور شعری ہئیتیں،، بھوپال، انڈیا بک اموریم، ۱۹۸۱، ص ۲۰۶

۲۸۔ نقوی، شاہد، صراط و سلسبیل، پاکستان، انٹر نیشنل حسینی آرگنائزیشن، ۱۹۹۲، ص ۹۳

۲۹۔ نقوی، شاہد، صراط و سلسبیل، پاکستان، انٹر نیشنل حسینی آرگنائزیشن، ۱۹۹۲، ص ۱۳۰